اخبار اُمت

نائیجیریا میں فسادات اور بم دھماکے

پروفیسر شہزاد الحسن چشتی

نائیجیریا براعظم افریقہ کے مغرب میں بحیرۂ اٹلانٹک کے طویل ساحل کے تقریباً وسط میں حبشی النسل قبائل کی ۹لاکھ۲۳ہزار۷سو۶۸ مربع کلومیٹر پر پھیلی ہوئی دنیا کی ساتویں بڑی آبادی پر مشتمل مملکت ہے۔ اس کا رقبہ اور آبادی، دونوں پاکستان کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ برطانوی قوم کی توسیع پسندی اور ہوس ملک گیری کے نتیجے میں یہ علاقہ بیسویں صدی کے شروع میں برطانوی کالونی قرار پایا، اور برطانوی حکومت نے ۱۹۱۴ء میں اس کے ۲۵۰ سے زائد قبائل پر نائیجیریا نام کا ملک برطانوی کالونی کی صورت میں تشکیل دیا۔ یہ سب قبائل اپنے عقائد، مذہب، روایات اور عادات واطوار میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھے۔ اس مملکت کا شمالی علاقہ زیادہ تر صحارا کے ریگستان میں واقع ہے اور حوسا اور چند دوسرے قبائل پر مشتمل ہے۔ اس علاقے کی ۷۰فی صد آبادی مسلمان ہے، جب کہ بقیہ آبادی عیسائی ہے اور روایت پرستوں پر مشتمل ہے۔

نائیجیریا میں اسلام شمالی افریقہ کے مسلمان ممالک، مثلاً مراکش، الجزائر، لیبیا، تیونس، مصر وغیرہ اور مشرق سے سوڈان، صومالیہ، یمن، سعودی عرب کے راستے داخل ہوا۔ مغربی نائیجیریا میں زیادہ تر یروبا قبائل آباد ہیں اور ان کی اکثریت بھی مسلمان ہے۔ مشہور بندرگاہ لاگوس اسی علاقے کے ساحل پر واقع ہے، جو نائیجیریا کا پہلا دارالخلافہ تھا۔ مشرقی علاقہ بھی زیادہ تر سمندر کے کنارے واقع ہے۔ اس علاقے کی جانب سے برطانوی اپنے توسیع پسندانہ عزائم کے ساتھ داخل ہوئے

تھے اور عیسائی مبلغین کا طائفہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ اس علاقے میں اگبو اور دوسرے قبائل رہتے تھے جن کی اکثریت کو ان مبلغین نے عیسائی بنالیا۔ اسی لیے اس علاقے کے قبائل یا تو عیسائی ہیں اور جو عیسائی نہ بن سکے وہ اپنی روایت پرستی پر قائم رہے۔ اس علاقے کی ساحلی پٹی پٹرول سے مالا مال ہے، اور یہاں سے دنیا کا بہترین پٹرول حاصل ہوتا ہے۔

بین الاقوامی حالات اور ملک میں اندرونی تحریکوں کے دباؤ کے تحت برطانوی آبادکاروں کو اقتدار سے دست بردار ہونا پڑا۔ اس طرح ۱۹۶۰ء میں نائیجیریا آزاد ملک قرار پایا۔ آزادی کے فوراً بعد ملک فوجی انقلاب کی نذر ہوگیا۔ ایک عیسائی جنرل برونسی کی قیادت میں یہ خونیں ثابت ہوا۔ معروف سیاسی اور مذہبی رہنما قتل کردیے گئے جو زیادہ تر مسلمانوں پر مشتمل تھے۔ ان میں ابوبکر تفاوا بلیوا اور احمد بیلو قابلِ ذکر ہیں۔ اس کے نتیجے میں مسلمانوں اور عیسائیوں میں گہری خلیج پیدا ہوئی۔ کچھ عرصے بعد مسلمان اور عیسائی فوجی جرنیلوں پر مشتمل ایک نئی فوجی قیادت اُبھری۔

۱۹۶۷ء میں مشرقی نائیجیریا کے اگبو قبائل کے ایک عیسائی فوجی کرنل اجوکو نے مرکزی حکومت سے بغاوت کر کے اس علاقے کو بیافرا کے نام سے نئی حکومت بنا کر علیحدہ کرلیا۔ برطانیہ، فرانس، اور دوسری مغربی حکومتوں نے اس نئی حکومت کی مدد کی، کیونکہ اس علاقے میں دنیا کا بہترین پٹرول نکلتا ہے اور یہ عیسائی علاقہ ہے۔ مرکزی حکومت کی خفیہ مدد مصر، لیبیا اور سوڈان نے اس بغاوت کو فرو کرنے میں کی۔ بغاوت ناکام ہوئی مگر اس میں ۱۰ لاکھ سے زائد افراد کام آئے۔ عجب ستم ظریفی ہے کہ باغی لیڈر کرنل ایمسکا اجوکو، کو حال ہی میں (اوائل مارچ ۲۰۱۲ء) نائیجیرین حکومت کی طرف سے عزت و احترام سے دفنایا گیا اور نائیجیریا کے صدر نے اس کے جنازے میں بذاتِ خود شرکت کی ہے۔

● **اسلام اور عیسائیت کی کش مکش**: گذشتہ صدی کے آخر میں نائیجیریا کے تین علاقوں کو ۲۹ سے زیادہ ریاستوں میں تقسیم کردیا گیا۔ یہ تقسیم وہاں کے بڑے بڑے قبائل کی بنیاد پر کی گئی۔ اس کے باوجود جہاں جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں وہاں صدیوں سے انھوں نے عرب امارات کی طرح امارات قائم کی ہوئی ہیں۔ یہ امارات نائیجیریا کے سیاسی نظام کے تحت اپنا اسلامی تشخص رکھتی ہیں۔ 'ناصر الاسلام' کے نام سے مسلمانوں کی ایک مذہبی جماعت ہے جو اسلام کی تبلیغ اور مسلمانوں کے مفاد کے لیے کام کرتی ہے۔ اس جماعت کی تصدیق کی بنیاد پر ایک

مسلمان حج پر جاسکتا ہے اور سعودی حکومت حج پر جانے والوں کے لیے اس تصدیق نامے کو ضروری قرار دیتی ہے۔ اس لیے کہ قادیانیوں نے برطانوی دور سے نائیجیریا میں اپنے تعلیمی ادارے اور ہسپتال قائم کیے ہوئے ہیں اور زور وشور سے تبلیغ کا کام کرتے ہیں، اور مسلمانوں کو قادیانی بناتے ہیں۔ جب سے پاکستان نے ان کو غیر مسلم قرار دیا ہے اس وقت سے نائیجیریا سے حج پر جانے والے مسلمانوں کے لیے متذکرہ تصدیق نامہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ نائیجیریا میں بعض صوفی سلسلوں کے اثرات بھی ہیں۔ 'ناصرالاسلام' کے دو اہم رہنما سر احمد بیلو اور تفاوا بلیوا پہلے فوجی انقلاب کے دوران میں شہید کر دیے گئے تھے۔ یہ رہنما اتنے بااثر تھے کہ اپنے تبلیغی دوروں کے دوران میں ایک وقت میں ۱۰ ہزار روایت پرست قبائل افراد کو مسلمان کرلیا کرتے تھے، اور یہی بات مقامی اور بین الاقوامی عیسائیت کے لیے ناقابلِ برداشت تھی۔ ہر سطح کا نائیجیرین مسلمان، گو بہت سی معاشرتی اور معاشی خرابیوں میں ملوث ہے، مگر نماز بڑی پابندی سے ادا کرتا ہے۔ مسلمانوں کی زندگیوں میں یہ انقلاب اڑھائی سال قبل ایک مسلمان مصلح عثمان ڈان فوڈیو کی طویل اور انقلابی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ مسلمان بحیثیت مجموعی سیاسی سمجھ بوجھ اور عمدہ انتظامی صلاحیتوں کے باعث بڑے بااثر ہیں۔ گو، وہ جدید انگریزی تعلیم کی کمی کے باعث غیر تعلیم یافتہ سمجھے جاتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے دین اور قرآن کی تعلیم اور معاشرے کے نظم ونسق کے حوالے سے دوسروں سے بہت آگے ہیں۔ نائیجیریا میں قرآن کے حفاظ کی بڑی تعداد ملتی ہے۔ اس کے باوجود رمضان کے دوران ختم قرآن کا رواج کم ہے۔ قرآن پڑھنے پڑھانے اور قرأت کی محفلیں خوب ہوتی ہیں۔

برطانوی استعمار کے دوران عیسائیت نائیجیریا میں داخل ہوئی اور عیسائی مبلغین کی سرگرمیوں کے باعث مشرقی علاقوں کے قبائل نے عیسائیت اختیار کی۔ پھر برطانوی دور میں قائم کیے گئے تعلیمی اداروں کے ذریعے بھی عیسائیت کو فروغ ملا۔ ہر ادارے میں بائبل اور عیسائیت کی تعلیم لازم تھی۔ عالمی عیسائیت نے ۱۹۷۰ء کے عشرے میں براعظم افریقہ میں بڑے پیمانے پر عیسائیت کی تبلیغ اور عیسائی براعظم بنانے کا فیصلہ کیا۔ اس پروگرام کے تحت بے شمار مبلغین مغربی ممالک اور امریکا سے لائے گئے۔ یہ تحریک ہزار جتن کے باوجود کامیاب نہ ہوسکی۔ دل چسپ مناظر یہ دیکھنے میں آئے کہ مشرقی افریقہ کے ملکِ کینیا کا صدر جو خود عیسائی مبلغ تھا اور عیسائیت کی

تبلیغ وتوسیع کا ذمہ دار تھا، اس کے اپنے گھر کے افراد نے اسلام قبول کرلیا۔ اسی طرح نائیجیریا میں عیسائی بشپ کی اپنی بیٹی اموجہ سے مسلمان ہوگئی کہ اسے مسلمانوں میں شادی کے بندھن کے طریقے بڑے سادہ اور پُراثر نظر آئے۔

نائیجیریا میں اسلام اور عیسائیت ہمیشہ ایک دوسرے کے مقابل رہے۔ لہٰذا یہاں کچھ عرصے بعد کہیں نہ کہیں عیسائی مسلم فساد ضرور ہوتا ہے۔ دونوں طرف سے بڑی تعداد میں اموات ہوتی ہیں اور گرجا اور مساجد اور گھر جلائے اور مسمار کردیے جاتے ہیں۔ ایک جائزے کے مطابق ۱۹۹۹ء سے اب تک مذہبی اور سیاسی فسادات ۱۶ہزار انسانوں کو نگل چکے ہیں۔ صرف ۲۰۱۱ء میں شمالی نائیجیریا میں ۸۰۰؍افراد موت کے گھاٹ اُتارے گئے۔ اسی سال کے دوران میں باؤچی، بنوئے، نساروا اور ترابا ریاستوں میں ۱۲۰؍افراد فساد کی نذر ہوئے۔ یہ سب ریاستیں شمالی نائیجیریا کی ہیں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ یہ فسادات ہوتے کیوں ہیں؟ مشرقی اور جنوبی ریاستوں کے عیسائی افراد روزگار اور تجارت کی غرض سے شمالی نائیجیریا آتے ہیں اور یہیں مستقل سکونت اختیار کرنا اور قبضہ جمانا شروع کردیتے ہیں۔ عیسائیت اور اسلام کی بنیاد پر بُغض وعناد جو پہلے سے ہی ہے اور اس پر قبائلی عناد بھی۔ بس پھر کہیں سے شعلہ بھڑکتا ہے، علاقے کے باسی دوسرے علاقے کے واردین کو علاقہ چھوڑنے کو کہتے ہیں اور یہی فساد کی جڑ بن جاتا ہے۔ اس کے ردعمل میں عیسائی علاقوں میں بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہے۔

● **بوکو حرام اور نائیجیریا:** 'بوکوحرام' نام سے شمالی نائیجیریا میں مسلمان نوجوانوں کا ایک گروپ گذشتہ کئی سال سے متحرک ہے۔ اس گروپ کا طریقۂ واردات لوگوں کو گولی کا نشانہ بنانا، بم پھینکنا، یا خودکش حملہ کرنا ہے۔ اس گروپ نے ۲۰۱۱ء میں ۴۲۵؍افراد کو شمالی نائیجیریا میں تہِ تیغ کیا۔ نومبر ۲۰۱۱ء میں ریاست میڈوگوری میں نصف درجن حملوں میں پولیس افسران، سیاست دانوں، اپنے مخالف مذہبی رہنماؤں اور قبائلی رہنماؤں کو موت کے گھاٹ اُتارا۔ ریاست یوبے کے مقام ڈماٹرو میں بم حملہ کرنے کی ذمہ داری قبول کی جس میں ۱۰۰؍افراد مارے گئے۔ پھر اسی سال، یعنی ۲۰۱۱ء میں اگست کے مہینے میں نائیجیریا کے دارالخلافہ ابوجا میں اقوامِ متحدہ کی عمارت پر خودکش بم حملہ کیا جہاں ۲۴؍افراد لقمۂ اجل بنے اور ۱۰۰؍افراد زخمی ہوئے۔ یہ اس گروپ کی اب تک کی کارستانی

ہے۔ اس گروپ کے سرغنہ محمد یوسف اور اس کے بہت سے ساتھیوں کو ۲۰۰۹ء میں پانچ پولیس افسران اور تین اسسٹنٹ پولیس کمشنر نے عدالتی کارروائی اور انصاف کے بغیر تہِ تیغ کردیا اور آج تک ان افراد کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جاسکی۔

بوکوحرام گروپ خالص مقامی لوگوں پر مشتمل سمجھا جاتا ہے مگر اس کو کیا کہیے کہ اقوام متحدہ کے آفس کو نشانہ بنانے کے نتیجے میں اس گروہ کا تعلّق القاعدہ سے تلاش کرلیا گیا ہے۔ یہ اس طرح ہوا کہ اس گروپ کے سات ممبران جو نائیجر (نائیجیریا کی ہمسایہ اسٹیٹ) سے گزر رہے تھے، جب گرفتار ہوئے تو ان کے قبضے سے ملنے والی بعض چیزوں کا تعلّق القاعدہ سے پایا گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ان لوگوں کو القاعدہ نے 'اسلامی مغرب' میں تربیت بھی دی تھی۔

'بوکوحرام' کی درج بالا سرگرمیوں کی وجوہات کے بارے میں 'ہیومن رائٹس واچ' کی رپورٹ ۲۰۱۱ء سے معلوم ہوتا ہے کہ: ● نائیجیریا کی حکومت اس کے افراد اور ادارے انتہا درجے کی کرپشن میں ملوث ہیں، مثلاً ۲۰۰۳ء میں ۳۵ قومی سطح کے سیاست دان ملوث پائے گئے۔ اسی طرح چار گورنر، قومی اسمبلی، اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر اور ممبران بھی ملوث پائے گئے اور ایک مرکزی وزیر بھی۔ مگر ان کے خلاف سیاسی اثرات اور عدالتی نظام کی کمزوری کے باعث کوئی کارروائی نہیں ہوسکی۔ ● حکومت نائیجیریا نے آج تک ان پولیس اور ملٹری افسران کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی، جنھوں نے ملاکو اسٹیٹ میں مذہبی فسادات کے دوران میں ۱۳۰/افراد کو گولیوں کا نشانہ بنایا اور نہ ان فوجیوں ہی کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی جنھوں نے بنوئے اسٹیٹ میں ۲۰۰۱ء میں ۲۰۰/افراد کو موت کے گھاٹ اُتار دیا تھا۔ اسی طرح فوج کے ان افراد کے خلاف بھی کارروائی نہ کی گئی جنھوں نے ہائلسہ ریاست میں ۱۹۹۹ء میں اوڈی نام کے ایک قصبہ کو تہس نہس کردیا تھا۔ ● بڑے پیمانے پر سیاست دانوں، اور کاروباری شرفا کا ملکی کرنسی اور دولت کو اسمگل کرنا۔ ● عوام میں انتہا درجے کی غربت، غذا کی کمی اور اس کے نتیجے میں بیماریوں کے باعث لوگوں کی اموات۔ ● تیل پیدا کرنے والے علاقے میں تیل کی چوری اور حکومتی اداروں اور ذمہ داران کی بے حسی۔ ● مذہبی اور قبائلی گروہوں میں آپس کی منافرت اور ایک دوسرے کے خلاف فسادات۔ ● چوری، ڈکیتی، اور قتل اور عورتوں کے ساتھ جنسی زیادتی___ ان حالات میں کسی بھی ملک میں مقامی 'بوکوحرام' کا پیدا ہوجانا کوئی اچنبھا نہیں۔